آیت خاتم النبیین

اور

جماعت احمدیہ کا مسلک

(بزرگانِ سلف کے ارشادات کی روشنی میں)

"وُہ اعلیٰ درجہ کا نورُ جو انسان کو دیا گیا یعنی انسانِ کامل کو وُہ ملائک میں نہیں تھا نجوم میں نہیں تھا قمر میں نہیں تھا۔ آفتاب میں بھی نہیں تھا وُہ زمین کے سمندروں اور دریاؤں میں بھی نہیں تھا وُہ لعل اور یاقوت اور زمرّد اور الماس اور موتی میں بھی نہیں تھا۔ غرض وُہ کسی چیز ارضی اور سماوی میں نہیں تھا۔ صرف انسان میں تھا یعنی انسانِ کامل میں۔ جس کا اتم اور اکمل اور اعلیٰ اور ارفع فرد ہمارے سیّد و مولےٰ سیّد الانبیاء سیّد الاحیاء محمّد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔" (آئینہ کمالاتِ اسلام)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

حرفِ آغاز

جماعت احمدیّہ کے معاندین احمدیّت پر جو طرح طرح کی الزام تراشیاں کرتے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ نعوذ باللہ یہ جماعت حضرت محمد مصطفیٰ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن تسلیم نہیں کرتی اور اس طرح وہ امّتِ محمدیہ کے تیرہ سو سالہ مسلک سے ہٹ کر ایک نیا مذہب اختیار کر چکی ہے۔ دوسرے اور بہت سے بے سروپا الزامات کی طرح یہ الزام بھی سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جماعت احمدیہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن جس قوت، معرفت اور یقین کامل کے ساتھ تسلیم کرتی ہے اور کسی کو یہ بات نصیب نہیں ہے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

”مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیّن نہیں مانتے۔ یہ ہم پر افترائے عظیم ہے۔ ہم جس قوّت، یقین و معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے اور یقین کرتے ہیں اس کا لاکھواں حصہ بھی وہ لوگ نہیں مانتے۔“

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء)

جب مخالفین جماعت کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
کی یہ عبارت پیش کی جاتی ہے تو وہ یہ غلط تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں
کہ یہ اقرار محض لفظی ہے ورنہ عملاً جب مرزا صاحب نے ایک قسم کی نئی نبوت
کا راستہ کھول دیا خواہ اُسے "اُمتی نبوت" کہیں یا ظلی۔ تو آیت خاتم النبیین
کا انکار لازم آگیا۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے "اُمتی نبی" اور "ظلی نبی"
کی اصطلاحیں بنا کر نبوت جاری رکھنے کی نئی کھڑکیاں کھولی ہیں جبکہ پہلے
بزرگانِ اسلام نبوت کو مطلقاً بند مانتے تھے اور کسی قسم کی نبوت کے بھی
جاری رہنے کے قائل نہ تھے۔ لیکن ادنیٰ سی تحقیق پر اہلِ انصاف پر یہ روشن
ہو جائے گا کہ یہ الزام بھی محض بودا اور بے بنیاد ہے اور حقیقت سے اس
کو دُور کا بھی تعلق نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جماعتِ احمدیہ آیت خاتم النبیین کی وہی تشریح
کرتی ہے جو گذشتہ صلحائے امت اور علماء ربانی کرتے چلے آئے ہیں اور
ان کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا مسلک اختیار نہیں کیا گیا۔ نیا مسلک
تو خود ان مخالفینِ احمدیت نے اختیار کیا ہے جو جماعت پر یہ الزام لگاتے ہیں

فیصلہ کا ایک نہایت آسان اور عام فہم طریق اختیار کرتے ہوئے ہم حضرت
بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بعض ایسے اقتباسات کے ساتھ جن کی بنا پر
علماء عہدِ حاضر نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا بعض دوسرے مختلف فرقہ ہائے
اسلام سے تعلق رکھنے والے مسلّمہ بزرگانِ اسلام اور اولیاء و اقطاب کے
اقتباسات بھی پیش کر رہے ہیں۔ جن کے موازنہ سے صاف پتہ چل جائیگا

کہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے بزرگانِ سلف کے مسلک سے ہٹ کر کوئی نیا دین پیش نہیں کیا بلکہ وہی کچھ فرمایا جو علمائے ربّانی پہلے سے کہتے چلے آئے تھے۔ پس ختم نبوّت کے متعلق اگر نیا مسلک اختیار کیا گیا ہے تو جماعت احمدیہ کی طرف سے نہیں بلکہ جماعت پر الزام دینے والے مخالفین کی طرف سے ہے۔ اس بارہ میں مزید لکھنے کی کچھ حاجت نہیں۔ ہر صاحبِ انصاف قاری پر بات خود بخود واضح ہو جائے گی۔ انصاف اور تقویٰ اللہ اختیار کرتے ہوئے ان امور پر غور فرمائیں۔

خاتَم ان معنوں میں کہ آپؐ کی شریعت آخری ہے اور قیامت تک منسوخ نہیں ہو سکتی۔ مگر غیر تشریعی۔ تابع محمّدی اور اُمّتی نبوّت کا امکان ختم نہیں ہوا جو آپؐ کی وساطت اور آپؐ ہی کے فیض سے جاری ہو اور آپؐ ہی کی مُہرِ تصدیق اس پر ثبت ہو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"میں اس کے رسولؐ پر دل صدق سے ایمان لایا ہوں۔ اور جانتا ہوں کہ تمام نبوّتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ مگر ایک قسم کی نبوّت ختم نہیں یعنی وہ نبوّت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں۔ کیونکہ وہ محمّدی نبوّت ہے یعنی اس کا ظل ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔"

(چشمۂ معرفت ص۳۲۴)

قطب الاقطاب امام ربّانی مجدّد الف ثانی حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی (وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء) فرماتے ہیں:۔

"حصولِ کمالاتِ نبوّت مرتابعاں را بطریقِ تبعیت و وراثت بعد از بعثت ختم الرسل علیہ وعلیٰ جمیع الانبیاء والرسل الصلوٰت والتحیات منافی خاتمیت او نیست فلا تکن مّن المُمتَرین۔" (مکتوب ۳۰۱ ص۴۳۲ جلد اوّل)

از مکتوبات امام ربّانی حضرت مجدد الف ثانیؒ)

ترجمہ:۔ کہ ختم الرسل حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد آپؐ کے متبعین کا آپؐ کی پیروی اور وراثت کے طور پر کمالاتِ نبوّت کا حاصل کرنا آپؐ کے خاتم الرسل

ہونے کے منافی نہیں لہٰذا اے مخاطب تو شک کرنیوالوں میں سے نہ ہو۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

"یہ شرف مجھے محض آنحضرت صلعم کی پیروی سے حاصل ہُوا ہے اگر مَیں آنحضرت صلعم کی امّت نہ ہوتا اور آپؐ کی پیروی نہ کرتا تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے تو پھر بھی مَیں کبھی یہ شرف مکالمہ مخاطبہ نہ پاتا کیونکہ اب بجز محمّدی نبوّت کے سب نبوّتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت نبی ہو سکتا ہے۔ مگر وہی جو پہلے امّتی ہو۔ پس اسی بنا پر مَیں اُمّتی بھی ہوں اور نبی بھی" (تجلّیاتِ الٰہیہ ص۲۴)

چھٹی صدی ہجری کے ممتاز مفسّر اور پیشوائے طریقت حضرت محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں :۔

" قطعنا ان فی ھٰذہ الامّۃ من لحقت درجتہ درجۃ الانبیاء فی النبوّۃ عند اللّٰہ لا فی التشریع "

(فتوحات مکّیہ جلد اوّل ص۵۴۵)

ترجمہ :۔ ہم نے (درود شریف سے) قطعی طور پر جان لیا ہے کہ اس امّت میں ایسے اشخاص بھی ہیں جن کا درجہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نبوّت میں انبیاء سے مل گیا ہے۔ مگر وہ

شریعت لانے والے نہیں ہیں۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

آں رسولے کش محمدؐ ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را بروشد اختتام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست — زد شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
ما از و یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
ہمچنیں عشقم بروئے مصطفےٰ — دل پرد چوں مرغ سوئے مصطفےٰ

(سراج منیر جلد ۱۲ صفحہ ۹۴-۹۷)

ترجمہ:۔ ۱۔ وہ رسول جس کا نام محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ہے اس کا مقدس دامن ہر وقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔

۲۔ وہی خیر الرسل اور خیر الانام ہے اور ہر قسم کی نبوت کی تکمیل اس پر ہو گئی۔

۳۔ جو بھی پانی ہے وہ ہم اسی سے لے کر پیتے ہیں۔ جو بھی سیراب ہے وہ اسی سے سیراب ہوا ہے۔

۴۔ ہم ہر روشنی اور ہر کمال اسی سے حاصل کرتے ہیں۔ محبوبِ ازلی کا وصل بغیر اس کے ناممکن ہے۔

۵۔ ایسا ہی عشق مجھے مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات سے ہے۔ میرا دل ایک پرندہ کی طرح مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اڑتا جاتا ہے۔

قرنِ اوّل کے باکمال بزرگ اور اہل التشیع کے چھٹے امام حضرت جعفر صادق علیہ السلام (وفات ۱۴۸ھ / ۷۶۵ء) رسالت و امامت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، فرماتے ہیں:-

"عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزّوجلّ فقد اتینا اٰل ابراھیم الکتٰب و اٰتیناھم ملکاً عظیماً۔ جعل منھم الرسل والانبیاء والائمّۃ فکیف یقرون فی اٰل ابراھیم علیہ وینکرونہ فی اٰل محمّد صلے اللہ علیہ وسلم"

(الصافی شرح اصول الکافی جز سوم ص ۱۱۹)

ترجمہ:- حضرت ابو جعفر علیہ السلام اللہ تعالےٰ جلّ شانہٗ کے اس ارشاد فقد اٰتینا اٰل ابراھیم الکتٰب الخ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے آلِ ابراہیم میں رسل انبیاء اور امام بنائے لیکن عجیب بات ہے کہ لوگ نبوّت و امامت کی نعمتوں کا وجود آلِ ابراہیم میں تو تسلیم کرتے ہیں لیکن آلِ محمّدؐ میں ان کے وجود سے انکار کرتے ہیں۔

دُنیائے اسلام کے مشہور و معروف صُوفی اور مصنّف اور ممتاز متکلم حضرت امام عبدالوہاب شعرانی (متوفی ۹۷۶ھ / ۱۵۶۸ء) فرماتے ہیں:-

"اِعْلَمْ اَنَّ مُطْلَقَ النُّبُوَّۃِ لَمْ تَرْتَفِعْ وَاِنَّمَا ارْتَفَعَ نُبُوَّۃُ التَّشْرِیْعِ"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۳۵)

ترجمہ:۔ جان لو مطلق نبوّت نہیں اُٹھی (بند نہیں ہوئی) صرف تشریعی نبوّت منقطع ہوئی ہے۔

چھٹی صدی ہجری کے ممتاز ہسپانوی مفسّر اور پیشوائے طریقت صُوفی الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربی (متوفی ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) فرماتے ہیں:۔

"فَالنُّبُوَّةُ سَارِيَةٌ اِلٰی يَوْمِ الْقِيَامَةِ فِي الْخَلْقِ وَ اِنْ كَانَ التَّشْرِيْعُ قَدِ انْقَطَعَ۔ فَالتَّشْرِيْعُ جُزْءٌ مِنْ اَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ" (فتوحات مکیّہ جلد۲ صفحہ۱ باب ۷۳، ۹۲)

ترجمہ:۔ کہ نبوّت مخلوق میں قیامت کے دن تک جاری ہے گو تشریعی نبوّت منقطع ہو گئی ہے پس شریعت نبوّت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ فرماتے ہیں:۔

"صرف اس نبوّت کا دروازہ بند ہے جو احکامِ شریعت جدیدہ ساتھ رکھتی ہو یا ایسا دعویٰ ہو جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے الگ ہو کر دعویٰ کیا جائے۔ لیکن ایسا شخص جو ایک طرف اس کو خدا تعالےٰ اس کی وحی میں اُمّتی بھی قرار دیتا ہے پھر دوسری طرف اس کا نام نبی بھی رکھتا ہے یہ دعویٰ قرآن شریف کے احکام کے مخالف نہیں ہے۔ کیونکہ یہ نبوّت بباعث اُمّتی ہونے کے دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کا ایک ظلّ ہے کوئی مستقل

نبوت نہیں" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۸۰-۱۸۱)

امام الہند محدث مجدد صدی دوازدہم متکلم صوفی و مصنف اور ہندوستان میں قرآن مجید کے پہلے فارسی مترجم حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۱۷۶ھ) خدا تعالیٰ کی تفہیم کے ماتحت تفہیمات الہیہ ص۸۵ میں تحریر فرماتے ہیں:-

"خُتِمَ بِهِ النَّبِيُّوْنَ اَیْ لَایُوْجَدُ مَنْ يَّاْمُرُهُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ بِالتَّشْرِيْعِ عَلَى النَّاسِ"

ترجمہ:- کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب ہے کہ اب کوئی ایسا شخص نہیں ہوگا جسے اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شریعت دے کر مامور فرمائے یعنی شریعتِ جدیدہ لانے والا کوئی نبی نہ ہوگا۔

جناب الشیخ عبدالقادر الکردستانی تحریر فرماتے ہیں:-

"اِنَّ معنیٰ کَوْنِهٖ خَاتم النبیّن هُوَ اِنَّهٗ لَایبعث بعدہ نبی اخر بشریعۃ اخریٰ"

ترجمہ:- کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نئی شریعت لے کر مبعوث نہ ہوگا۔ (تقریب المرام جلد ۲ ص۲۳۳)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ آیت خاتم النبیین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:-

"اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا

نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۵)

اہل سنت کے ممتاز و منفرد عالم" بحر علوم المعقول وحبر فنون المنقول" حضرت مولانا ابو الحسنات عبدالحی صاحب (متوفی ۱۳۰۴ھ ۱۸۸۶ء) لکھنوی فرنگی محلی اپنی کتاب" دافع الوسواس" کے صفحہ ۱۶ (نیا ایڈیشن) پر اپنا مذہب ختم نبوت کے بارے میں پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یا زمانے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وَاِنَّ نَبِیَّنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَلَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ اِلَّا الَّذِیْ یُنَوَّرُ بِنُوْرِہٖ وَیَکُوْنُ ظُہُوْرُہٗ ظِلَّ ظُہُوْرِہٖ۔"

(الاستفتاء صفحہ ۲۲ ۱۹۰۷ء)

ترجمہ:۔ اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں۔ اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا سوائے اس شخص کے جو آپ ہی کے نور سے منور ہو اور آپ ہی کا ظہور د بروز ہو۔

تصوف اور شعر و ادب کے شہسوار نقشبندی بزرگ حضرت مرزا مظہر جان جاناں علیہ الرحمۃ (وفات محرم ۱۱۹۵ھ ۱۷۸۱ء) نے فرمایا:۔

"ہیچ کمال غیر از نبوّت بالاصالہ ختم نہ گردیدہ و در مبداء فیاض بخل و دریغ ممکن نیست" (مقامات مظہری ص۸۲)

ترجمہ:۔ کہ سوائے مستقل نبوت تشریعیہ کے کوئی کمال ختم نہیں ہُوا باقی فیوض میں اللہ تعالےٰ کے لئے کسی قسم کا بخل اور تردّد ممکن نہیں۔

حضرت محی الدین ابن عربی تحریر فرماتے ہیں:۔

"إِنَّمَا نبوۃ التشریع والرسالۃ فمنقطعہ وفی محمّدٍ صلی اللّٰہ علیہ وسلّم قد انقطعت فَلَا نبیّ بعدہٗ مشرّعًا......" (فصوص الحکم ص۱۴۰-۱۴۱)

ترجمہ:۔ کہ تشریعی نبوّت اور رسالت بند ہو چکی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود پر اس کا انقطاع ہو گیا ہے لہٰذا آپؐ کے بعد صاحبِ شریعت نبی کوئی نہ ہوگا...

حضرت السیّد عبدالکریم جیلانی نے تحریر فرمایا ہے:۔

"فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہٗ وکان محمّد صلی اللّٰہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین لِانّہ جاء بالکمال ولم یجیٔ احد بذٰلک"

ترجمہ:۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّتِ تشریعی کا انقطاع ہو گیا۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّین قرار پا گئے۔ کیونکہ آپؐ ایسی کامل شریعت لے آئے جو

اور کوئی نبی نہ لایا۔" (الانسان الکامل جلد ۱ ص۹ مطبوعہ مصر)
خلیفہ الصوفیاء شیخ العصر حضرت الشیخ بالی آفندی متوفی ۹۶۰ھ فرماتے ہیں:-
"خاتم الرسل ھو الذی لا یوجد بعدہ نبی مشرّع"
(شرح فصوص الحکم)
ترجمہ:- خاتم الرسل وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی صاحب شریعت جدیدہ پیدا نہیں ہوگا۔
حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-
"تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوتِ محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اس میں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیئے تھا۔" (الوصیت ص۱۰-۱۱)
حضرت مولانا عبدالحی فرنگی محلی متوفی ۱۳۰۴ھ فرماتے ہیں:-
"علمائے اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرتؐ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہو سکتا۔ اور نبوت آپؐ کی عام ہے اور جو نبی آپؐ کے ہمعصر ہوگا وہ

متبع شریعتِ محمدیّہ کا ہوگا۔"

(مجموعہ فتاوٰی مولوی عبدالحی صاحب جلد اوّل ص۱۴۴)

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی م ۱۱۷۶ فرماتے ہیں کہ:۔

"امتنع ان یکون بعدہ نبیّ مستقل بالتّلقی۔"

(الخیر الکثیر ص۱۱۱)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو مستقل طور پر بلا واسطہ (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے) فیض پانے والا ہو۔

سرتاج الاولیاء آفتاب طریقت حضرت مولانا جلال الدین رُومی علیہ الرحمۃ (ولادت ۶۰۴ھ/۱۲۰۷ء وفات ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) فرماتے ہیں:۔

فکر کن در راہ نیکو خدمتے
تا نبوّت یابی اندر اُمّتے

کہ نیکی کی راہ میں خدمت کی ایسی تدبیر کر کہ تجھے اُمّت کے اندر نبوّت مِل جائے۔

(مثنوی مولانا رُوم دفتر اوّل ص۵۳)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ فرماتے ہیں:۔

"عقیدہ کی رُو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خُدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اس

کے کوئی نبی نہیں۔ مگر وہی جس پر بروزی طور پر محمدیت کی
چادر پہنائی گئی۔" (کشتی نوح ص۱۵ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

ممتاز ہسپانوی صوفی شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی متوفی ۶۳۸ھ فرماتے ہیں:

"فکان من کمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان الحق آلہ بالانبیاء فی مرتبۃ و زاد علی ابراھیم
بانّ شرعہ لا ینسخ۔" (فتوحات مکیہ جلد اوّل ص۵۴۵)

ترجمہ:۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ آپ نے
درود شریف کی دعا کے ذریعے اپنی آل کو مرتبہ میں انبیاء
ملا دیا اور حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر آپ کو یہ شرف حاصل
ہوا۔ کہ آپ کی شریعت کبھی منسوخ نہ ہوگی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزّت و قرب
کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔ ہمیں جو کچھ ملتا ہے
ظلّی اور طفیلی طور پر ملتا ہے۔" (ازالہ اوہام ص۱۳۸)

مولانا محمد قاسم صاحب (متوفی ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء) فرماتے ہیں:۔

"ظلّ اور اصل میں تساوی بھی ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ
افضلیّت بوجہ اصلیّت پھر بھی ادھر (اصل خاتم النبیّین
کی طرف) ہی رہے گی۔" (تحذیر النّاس ص۳۲ یا ۳۴)

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السّلام بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

وُہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمّد دلبر مرا یہی ہے

وُہ یارِ لامکانی وُہ دلبرِ نہانی
دیکھا ہے ہم نے اس سے بس رہنما یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہُوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

(دُرِّثمین)

خاتم ان معنیٰ میں کہ آپؐ بلحاظ رفعت وشان
اور بلحاظ علوِّ مرتبت آخری ہیں نہ کہ
محض بلحاظ زمانہ۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السّلام فرماتے ہیں:۔

۱۔ لا شكّ ان محمدًا خير الورٰى ريق الكرام ونخبة الاعيانِ

۲۔ تمّت عليه صفات كلّ مزيّة ختمت به نعماءُ كلّ زمانٍ

۳۔ هو خير كلّ مقرّب متقدّم والفضل بالخيرات لا بزمانٍ

۴۔ يا ربّ صلّ على نبيّك دائما في هذه الدنيا وبعثٍ ثانٍ

ترجمہ (۱) بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر مخلوقات اور صاحبِ کرم وعطاء اور شرفاء لوگوں کی رُوح اور ان کی قوّت اور چیدہ اعیان ہیں۔

۲۔ ہر قسم کی فضیلت کی صفات آپ میں علی الوجہ الاتم موجود ہیں۔ ہر زمانے کی نعمت آپؐ کی ذات پر ختم ہے۔

۳۔ آپؐ ہر پہلے مقرّب سے افضل ہیں اور فضیلت کارہائے خیر پر موقوف نہ کہ زمانہ پر۔

۴۔ اے میرے ربّ اپنے نبی پر ہمیشہ دُرود بھیج اس دنیا میں بھی اور دوسرے عالم میں بھی۔

حضرت سیّد عبد القادر جیلانی (م: ۵۶۱ھ) کے مرشد طریقت اور پیر خرقہ قدوۂ سالکان برہان الاصفیاء سلطان الاولیاء حضرت ابو سعید مبارک ابن علی مخزومی (وفات ۵۱۳ھ) فرماتے ہیں:۔

والآخرة منها اعنى الانسان اذا عرج ظهر فيه جميع مراتب المذكورة مع انبساطها ويقال له الانسان

الکامل والعروج والانبساط علی الوجہ الاکمل کان فی نبیّنا صلی اللہ علیہ وسلم ولھذا کان صلی اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّن۔

(تحفہ مرسلہ شریف مترجم ص۱۵)

ترجمہ:۔ (کائنات میں) آخری مرتبہ انسان کا ہے جب وہ عروج پاتا ہے تو اس میں تمام مراتب مذکورہ اپنی تمام وسعتوں کے ساتھ ظاہر ہو جاتے ہیں۔ اور اس کو انسان کامل کہا جاتا ہے اور عروج کمالات اور سب مراتب کا پھیلاؤ کامل طور پر ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہے اور اسی لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن ہیں۔

نامور صوفی حضرت ابو عبداللہ محمد بن علی حسین الحکیم الترمذی (م ۳۰۸ھ) نے فرمایا:۔

یظنّ ان خاتم النبیّن تاویلہ انّہ اٰخرھم مبعثًا فای منقبۃٍ فی ھٰذا؟ ھٰذا تاویل البلہ الجھلۃِ۔

(کتاب ختم الاولیاء ص۳۴۱)

ترجمہ:۔ یہ جو گمان کیا جاتا ہے کہ خاتم النبیّن کی تاویل یہ ہے کہ آپ مبعوث ہونے کے اعتبار سے آخری نبی ہیں بھلا اس میں آپ کی کیا فضیلت و شان ہے؟ اور اس میں کونسی علمی بات ہے؟ یہ تو احمقوں اور جاہلوں کی تاویل ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

"عوام کے خیال میں تو رسُول اللہ صلعم کا خاتم ہونا بایں معنیٰ ہے کہ آپؐ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپؐ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہلِ فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقامِ مدح میں ولٰکن رسُول اللہ وخاتم النبیّن فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر اس وصف کو اوصافِ مدح میں سے نہ کہیئے اور اس مقام کو مقامِ مدح قرار نہ دیجیئے تو البتہ خاتمیت باعتبار تاخر زمانی صحیح ہو سکتی ہے مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں سے کسی کو یہ بات گوارا نہ ہوگی۔" (تحذیر الناس ص۳)

نوٹ:۔ خط کشیدہ الفاظ خاص توجّہ سے پڑھنے کے لائق ہیں۔ وہ کیا فرق ہے جو عوام اور اہلِ فہم کے مذہب میں ہے اور اہل اسلام کو کیا بات گوارا نہیں؟ موازنہ فرمایئے کہ جماعت احمدیّہ کا مذہب اہل فہم اور اہل اسلام والا ہے یا مخالفینِ جماعت کا؟

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:۔

"اگر خاتمیّت بمعنی اتصافِ ذاتی بوصفِ نبوّت لیجئے۔ جیساکہ اس ہیچمدان نے عرض کیا ہے تو پھر سوا رسُول اللہ صلعم اور کسی کو افراد مقصود بالخلق میں سے مماثل نبوی صلعم

نہیں کہہ سکتے بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کے افراد خارجی
ہی پر آپ کی فضیلت ثابت نہ ہوگی افراد مقدرہ پر بھی آپ
کی فضیلت ثابت ہو جائے گی۔ بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ
نبوی صلعم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیتِ محمدی میں
کچھ فرق نہ آئے گا۔" (رسالہ تحذیر النّاس ص۲۸)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ اگرچہ حضرت مولانا صاحب کا ذاتی عقیدہ یہ تھا کہ کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا بلکہ حضرت عیسٰے علیہ السّلام ہی تشریف لاویں گے لیکن یہ عقیدہ اس بنا پر نہیں تھا کہ آپ کے نزدیک نئے نبی کا پیدا ہونا خاتمیت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے خلاف تھا۔ اس کے برعکس آپ کا یہ ایمان تھا کہ خاتمیت محمدی بحیثیت زمانہ نہیں۔ بلکہ بحیثیت مقام ہے لہذا اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نیا نبی بھی پیدا ہو جو کلّی طور پر آپؐ کے تابع ہو اور نئی شریعت لانے والا نہ ہو۔ تو اس سے آنحضورؐ کی خاتمیت پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :۔

"انبیاء بوجہ احکام رسانی مثل گورنر وغیرہ نوابِ خداوندی
ہوتے ہیں اس لئے ان کا حاکم ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ
...... جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب سے اوپر عہدۂ گورنری
یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اس کے
ماتحت ہوتے ہیں اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے اس

کے احکام کو اَور کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں ایسے ہی خاتم مراتبِ نبوّت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے۔"

(مباحثہ شاہجہانپور صفحہ ۲۴-۲۵)

قاری محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں :-

"جس طرح ملائکہ اور شیاطین میں ایک ایک فرد خاتم ہے جس پر اس نوع کے تمام مراتب ختم ہو جاتے ہیں وہی اپنی نوع کے لئے مصدرِ فیض ہے۔ ملائکہ کے لئے جبرائیل علیہ السلام جس سے کمالاتِ مَلکیّت ملائکہ کو تقسیم ہوتے ہیں اور شیاطین کے لئے ابلیس لعین جس سے تمام شیاطین کو فسادات شیطنت تقسیم ہوتے ہیں۔ اسی طرح انبیاء دجاجلہ میں ایک ایک فرد خاتم ہے جو اپنے اپنے دائرہ میں مصدرِ فیض ہے۔ انبیاء علیہم السّلام میں سے وہ فرد کامل اور خاتم مطلق جو کمالاتِ نبوّت کا منبع فیض ہے اور جس کے ذریعے سارے ہی طبقہ انبیاء کو علوم و کمالات تقسیم ہوئے ہیں محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(تعلیمات اسلام اور مسیحی اقوام صفحہ ۲۲۳-۲۲۴)

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ فرماتے ہیں :-

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"اے نادانو! اور آنکھوں کے اندھو! ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمارے سید و مولیٰ (اس پر ہزار سلام) اپنے افاضہ کی رُو سے تمام انبیاء سے سبقت لے گئے ہیں۔ کیونکہ گزشتہ نبیوں کا افاضہ ایک حد تک آکر ختم ہوگیا اور اب وہ قومیں اور وہ مذہب مُردے ہیں کوئی ان میں زندگی نہیں۔ مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا رُوحانی فیضان قیامت تک جاری ہے اس لئے باوجود آپؐ کے اس فیضان کے اس امت کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی مسیح باہر سے آوے۔ بلکہ آپؐ کے سایہ میں پرورش پانا ایک ادنیٰ انسان کو مسیح بنا سکتا ہے جیسا کہ اس نے اس عاجز کو بنایا ہے۔"

(چشمۂ مسیحی)

"خاتَم"

بمعنی زینت ۔ یعنی زمرۂ انبیاء کی رَونق اور زینت آپؐ کے دم قدم سے ہے ۔ یعنی آپؐ جَانِ محفلِ انبیاء ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"جب ہم انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد نبی اور زندہ نبی اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار اور رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہے۔ جس کے زیر سایہ دس دن چلنے سے وہ روشنی ملتی ہے جو پہلے اس سے ہزاروں برس تک نہیں مل سکتی تھی" (سراج منیر)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سے انبیاء علیہم السلام کو ایسی ہی نسبت ہے جیسے کہ ہلال کو بدر سے ہوتی ہے" (الحکم ۱۰ر جنوری ۱۸۹۹ء)

حضرت القاضی الحافظ المحدث محمد بن علی شوکانی الیمانی الصنعانی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی سنہ ۱۲۵۰ھ) فرماتے ہیں:۔

"انہ صار کالخاتم الذی یتختمون بہ ویتزینون بکونہ منہم" (فتح القدیر جلد ۴ ص۲۷۶)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم انبیاء علیہم السلام کے لئے بمنزلہ ایک انگوٹھی قرار پائے جن سے انبیاء کی صداقت

پر مُہر لگتی ہے نیز یہ امر انبیاء کے لئے باعثِ زینت ہے،
کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عالی شان اور بلند
مرتبہ نبی بھی زمرہ انبیاء میں سے ہے۔
حضرت امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ (متوفی ۱۱۲۲ھ / ۱۷۱۰ء) اور ابن عساکر
دونوں کا قول ہے:-

فمعناه احسن الانبياء خلقًا و خُلقًا لانّه صلى الله
عليه وسلّم جمال الانبياء كالخاتم الذى يتجمل بهٗ
(زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۳ صفحہ ۱۶۳ و سبل الہدیٰ والرشاد صفحہ ۵۵)

ترجمہ:- (خاتم النبیّن کے) معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنی ظاہری اور روحانی بناوٹ اور اخلاق میں سب سے
زیادہ حسین ہیں کیونکہ آپ نبیوں کا حُسن و جمال ہیں اس
انگشتری کی مانند جس سے زینت وتجمل حاصل کیا جاتا ہے۔

"خاتَم"

بمعنیٰ مُصدّق و محافظ و کسوٹی

آپؐ ہی کی مُہرِ تصدیق سے انبیاء کی صداقت ثابت ہوتی ہے اور آپؐ ہی کی مُہرِ تصدیق سے ان کی تعلیمات کی صَداقت ثابت ہوتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"۔۔۔۔۔ وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔اے پیارے خدا! اس پیارے نبی پر وُہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تونے کسی پر نہ بھیجا ہو۔اگر یہ عظیم الشان نبی دنیا میں نہ آتا تو پھر جس قدر چھوٹے چھوٹے نبی دُنیا میں آئے جیسا کہ یُونس اور ایوّب اور مسیح بن مریم اور ملاکی اور یحیٰی اور زکریا وغیرہ وغیرہ ان کی سچائی پر ہمارے پاس کوئی بھی دلیل نہ تھی اگرچہ سب مقرّب اور وجیہہ اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے یہ اسی نبی کا احسان ہے کہ یہ لوگ بھی دُنیا میں سچے سمجھے گئے۔"

(اتمام الحجۃ صفحہ ۲۸ مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

حضرت ابُوالحسن شریف رضیؒ (متوفّی ۴۰۶ھ) جو حضرت امام موسیٰ کاظم کی اولاد میں سے ایک عالی پایہ عالم تھے خاتم النبیین کے یہ معنی بیان فرماتے ہیں:۔

ھذہ استعارۃ والمراد بھا ان اللہ تعالیٰ جعلہٗ صلی اللہ علیہ وسلم وآلہٖ حافظًا لشرائع الرّسل علیھم السّلام وکتبھم وجامعًا لمعالم دینھم وآیاتھم کالخاتم الذی یطبع بہ علی الصحائف

وغيرها لحفظ ما فيها ويكون علامةً عليها"
(تلخیص البیان فی مجازات القرآن ص۱۹۱)

ترجمہ:۔ یہ استعارہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تمام رسولوں کی شریعت اور کتابوں کا محافظ بنایا ہے اور ان کے دین کی اہم تعلیمات اور ان کے نشانات کا بھی اس مہر کی طرح جو خطوط پر ان کو محفوظ رکھنے اور ان کی علامت کے طور پر ثبت کی جاتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کا دونوں طور (مصائب و تکالیف میں اور فتح و اقبال میں۔ ناقل) علی وجہ الکمال ثابت ہونا۔ تمام انبیاء کے اخلاق کو ثابت کرتا ہے۔ کیونکہ آنجناب نے ان کی نبوت اور ان کی کتابوں کو تصدیق کیا اور ان کا مقرب اللہ ہونا ظاہر کر دیا ہے۔"

(براہین احمدیہ ص۔ حاشیہ ۱۱)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"وہ خاتم الانبیاء بنے۔ مگر ان معنوں سے نہیں کہ آئندہ اس سے کوئی رُوحانی فیض نہیں ملے گا بلکہ ان معنوں سے

کہ وہ صاحب خاتم ہے بجز اس کی مُہر کے کوئی فیض کسی کو
نہیں پہنچ سکتا اور اس کی اُمّت کے لئے قیامت تک
مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور
بجز اس کے کوئی نبی صاحبِ خاتم نہیں ایک وہی ہے
جس کی مُہر سے ایسی نبوّت بھی مل سکتی ہے جس کے
لئے اُمّتی ہونا لازمی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷-۲۸)

"خَاتَمَ"

اِن معنوں میں کہ نبوّت کے تمام
کمالات آپؐ پر ختم ہو گئے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبِّ لباب یہ ہے۔ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ بفضل و توفیق باری تعالےٰ اس عالم گزراں سے کوُچ کرینگے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم "خاتم النبیین اور خاتم المرسلین" ہیں جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ تمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہِ نجات کو اختیار کرکے خدا تعالےٰ تک پہنچ سکتا ہے۔"

(ازالہ اوہام صـ ۶۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

"چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی اور انشراحِ صدری و عصمت و حیاء و صدق و صفا و توکل و وفا و عشقِ الٰہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء سے بڑھ کر اور سب سے افضل و اعلیٰ و اکمل و ارفع و اجلیٰ و اصفیٰ تھے۔ اس لئے خدائے جلّ شانہٗ نے ان کو عطرِ کمالاتِ خاصہ سے سب سے زیادہ معطّر کیا اور وہ سینہ و دل جو تمام اوّلین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر

و پاک تر و معصوم تر و روشن تر و عاشق تر تھا اسی لائق ٹھہرا کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ جو تمام اوّلین و آخرین کی وحیوں سے اقوٰی و اکمل و ارفع و اتم ہو کر صفاتِ الٰہیہ کے دکھلانے کے لئے ایک نہایت صاف کشادہ اور وسیع آئینہ ہو۔"

(سُرمہ چشم آریہ صفحہ ۲۲۳)

حضرت شیخ ابو عبد اللہ محمد الحسن الحکیم الترمذی (متوفّی ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:-

"ومعناہ عندنا انّ النبوّۃ تمت باجمعھا لمحمّد صلی اللہ علیہ وسلّم فجعل قلبہ بکمال النبوّۃ وعاءً علیھا ثمّ ختم۔" (کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ:- ہمارے نزدیک خاتم النبیّن کے یہ معنی ہیں کہ نبوّت اپنے جملہ کمالات اور پوری شان کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئی ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے آپؐ کے قلبِ مبارک کو کمال نبوّت کے جمع کرنے کے لئے بطور برتن قرار دے دیا ہے اور اس پر مُہر لگا دی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:-

"آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں سے خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوّت ان پر ختم ہیں اور دُوسرے یہ کہ ان کے بعد

کوئی نئی شریعت لانے والا رسُول نہیں اور نہ کوئی ایسا
نبی ہے جو ان کی امت سے باہر ہو۔ بلکہ ہر ایک کو جو شرف مکالمہ الہیہ ملتا ہے وہ اِنہیں کے فیض اور انہیں کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ امتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی"۔

(تتمہ چشمہ معرفت صہ ۹)

نامور متکلمِ اسلام اور مفسرِ قرآن حضرت فخرالدّین رازی (متوفّی ۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:۔

"فالعقل خاتم الکلّ والخاتم یجب ان یکون افضل الَا تری انّ رسُولنا صلی اللہ علیہ وسلّم لمّا کان خاتم النبیّن کان افضل الانبیاء"

(تفسیر کبیر رازی جلد ۶ صہ ۳۱)

ترجمہ:۔ عقل تمام کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو۔ دیکھو ہمارے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔

اسلام میں فلسفہ تاریخ کے امام اور مشہور مورّخ (جن کی بلند پایہ شخصیت کا اقرار مغربی مفکرین کو بھی ہے) حضرت علاّمہ عبدالرحمٰن بن خلدون المغربی رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۸۰۸ھ) کے نزدیک ختم ولایت کا وہی مفہوم ہے جو ختم نبوّت کا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ویمثلون الولایۃ فی تفاوت مراتبھا بالنبوۃ ویجعلون

صاحب الکمال فیھا خاتم الاولیاء ای حائزًا للمرتبۃ التی ھِیَ خاتمۃ الولایۃ کما کان خاتم الانبیاء حائزًا للمرتبۃ التی ھی خاتمۃ النبوۃ“

(مقدمہ ابن خلدون ص۲۷۱-۲۷۲ مطبوعہ مصر)

ترجمہ:- ولایت کو اپنے تفاوت مراتب میں نبوت کا مثیل قرار دیتے ہیں اور اس میں کامل ولی کو خاتم الاولیاء ٹھہراتے ہیں- یعنی اس مرتبہ کا پانے والا جو ولایت کا خاتمہ ہے۔ جس طرح سے حضرت خاتم الانبیاء اس مرتبہ کمال کے پانے والے تھے جو نبوت کا خاتمہ ہے۔

قطب الاہرار حضرت شاہ بدیع الدین مدار (وفات ۸۵۱ھ) فرماتے ہیں:-

”بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ وراء الوراء میں ان تین اولیاء کے سوا اور کوئی مرتبہ علیا پر نہیں پہنچا- اوّل خواجہ اویس قرنی... دوسرے بہلول رانا اور جناب قطب الاقطاب فرد الاحباب محی الدین اس رتبہ میں لاثانی اور سب سے افضل قرار پائے اور یہ مرتبہ ذات معدن صفات میں آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور اصحاب کرام پر خلافت اور علی المرتضیٰ پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔“

(دُرّ العین فی مرآت السالکین ص ۱۸)

بانی دارالعلوم دیوبند جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز متکلم مناظر و مصنف حضرت مولانا محمد قاسم رحمۃ اللہ علیہ (وفات ۱۲۹۷ھ/۱۸۸۰ء) فرماتے ہیں :-

"ہر زمین کی حکومتِ نبوت اس زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے پر جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہِ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیّن کا تابع"

(تحذیرالناس صفحہ ۳۵)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :-

"تمام رسالتیں اور نبوّتیں اپنے آخری نقطہ پر آکر جو ہمارے سیّد و مولیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود تھا کمال کو پہنچ گئیں" (اسلامی اصول کی فلاسفی)

آٹھویں صدی کے عارف ربّانی حضرت سیّد عبدالکریم جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (ولادت ۷۶۷ھ/۱۳۶۵ء) فرماتے ہیں :-

کان محمّد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن لانہ جاء بالکمال ولم یجی احد بذالک"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد نمبر ۱ صفحہ ۶۹)

ترجمہ :- حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیّن ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اُسے نہیں لایا۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (متوفیّ ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔
"جتنی بڑی عطا ہوگی اتنا ہی بڑا ظرف چاہیئے اس لئے
یہ ضرور ہے کہ جس میں ظہور کامل ہو جملہ کمالات خداوندی
کے لئے بمنزلہ قالب ہو۔۔۔۔۔۔۔۔ ہم اس کو عبد کامل اور
سیّد الکونین اور خاتم النبیّین کہتے ہیں۔"
(انتصار الاسلام صفحہ ۴۵)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیّہ فرماتے ہیں:۔
"ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جامع کمالات متفرقہ ہیں۔
جیسا کہ قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فبھدٰھم
اقتدہ یعنی تمام نبیوں کو جو ہدایتیں ملی تھیں ان سب
کی اقتداء کر۔ پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق
ہدایتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا۔ اس کا وجود ایک
جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے وہ افضل
ہوگا۔"
(چشمہ مسیحی)

عارفِ ربّانی حضرت عبدالکریم جیلانیؒ (متوفیّ ۷۶۷ھ) ارشاد فرماتے ہیں:۔
فکان خاتم النبیّین لانہ لم یدع حکمة ولاھدًی
ولاعلمًا ولاسرًّا الا وقد نبّہ علیہ واشار الیہ
علی قدر ما یلیق بالتّبیین لذالك السّرّ۔
(انسان کامل جلد ۱ باب ۳۶ صفحہ ۶۹)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس لئے خاتم النبیّین تھے
کہ آپ نے حکمت ہدایت علم یا راز کی ہر بات سے آگاہی
بخشی اور اس بھید کی طرف واضح اشارہ کرکے اس کی
وضاحت کا حق ادا فرما دیا۔

حضرت مولانا رُوم علیہ الرحمۃ (وفات ۶۷۲ ھ) تحریر فرماتے ہیں:۔

بہر ایں خاتم شد است او کہ بجود
مثل او نے بُود نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
تو نہ گوئی ختم صنعت بر تو است

(مثنوی مولانا رُوم دفتر ششم)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس وجہ سے خاتم ہیں کہ
سخاوت یعنی فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہُوا ہے
نہ ہوگا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال
پر پہنچے تو اے مخاطب! کیا تو یہ نہیں کہتا کہ تجھ پر کاریگری
ختم ہوگئی۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیّہ فرماتے ہیں:۔

"بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی
آنحضرتؐ کے کمالاتِ قدسیّہ سے شریک ومساوی نہیں
ہوسکتا بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے

کی جگہ نہیں چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرتؐ کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔" (براہین احمدیہ ص۲۵۸)

نیز فرماتے ہیں :۔

"ہمارے رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی فراست اور فہم تمام امت کی مجموعی فراست اور فہم سے زیادہ ہے بلکہ اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجائیں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کرسکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ کی فہم اور فراست کے برابر نہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۳۰۷)

حدیث لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کی شرح

مخالفینِ احمدیّت اپنے اس موقف کی تائید میں کہ ہر قسم کی نبوّت بند ہے خواہ ظلّی ہو یا تابع اور امّتی ایک حدیث پیش کرتے ہیں۔ جس میں لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی بھی نہیں آسکتا۔

اس ضمن میں پہلے تو ہم قارئین کو اس بارہ میں غور اور فکر کی دعوت دیتے ہیں کہ کیا وہ اکابرینِ اسلام جن کے متعدد اقتباسات گزر چکے ہیں ان کے علم میں یہ حدیث نہیں تھی۔ یا نعوذ باللہ عہدِ حاضر کے علماء سے وہ کم متقی تھے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واضح ارشاد کے باوجود کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکے گا یہ مسلک اختیار کر لیا کہ صرف نئی شریعت لانے والے نبی کا آنا ممکن نہیں البتہ امّتی یا تابع نبی کا آنا جائز اور ممکن ہے ؟

اس کے بعد ہم اس حدیث کے بارے میں چند بزرگانِ اُمّتِ محمدیّہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پیش کرتے ہیں جو اس موضوع پر فیصلہ کن اور بحث کو ختم کرنے والے ثابت ہوں گے۔

حضرت اُمّ المؤمنین عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا (مُعلّمہ نصف الدین) فرماتی ہیں :-

"قُوْلُوْا اِنَّهٗ خَاتَمُ الْاَنْبِيَآءِ وَلَا تَقُوْلُوْا لَا نَبِيَّ بَعْدَهٗ"
(دُرِّ منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴)

ترجمہ:- یعنی اے لوگو یہ تو کہا کرو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم خاتم النبیّین ہیں مگر یہ نہ کہا کرو کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

شیخ الامام حضرت ابنِ قتیبہ (متوفّی ۲۶۷ھ) سیّدہ عائشہ صدّیقہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول نقل کرکے فرماتے ہیں:-

"لیس ھٰذا من قولھا ناقضًا بقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نبیّ بعدی لانہ اراد لا نبی بعدی ینسخ ماجئت بہ"

(تاویل مختلف الاحادیث صفحہ ۲۳۶)

ترجمہ:- (حضرت عائشہؓ) کا یہ قول آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کے فرمان لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ کے مخالف نہیں کیونکہ حضورؐ کا مقصد اس فرمان سے یہ ہے کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو میری شریعت کو منسوخ کردینے والا ہو۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور محدّث اور عالم حضرت امام محمد طاہر (متوفّی ۹۸۶ھ / ۱۵۷۸ء) حضرت عائشہؓ کے اس ارشاد کی تشریح فرماتے ہوئے مجمع البحار میں لکھتے ہیں:-

"ھٰذَا نَاظِرٌ اِلٰی نُزُوْلِ عِیْسٰی وَھٰذَا اَیْضًا لَا یُنَافِیْ

حَدِیْث لَانَبِیَّ بَعْدِیْ لِاَنَّهٗ اَرَادَ لَانَبِیَّ یَنْسَخُ
شَرْعَهٗ ۔ (تکملہ مجمع البحار صہ۸۵)

ترجمہ :۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ قول اس بناء پر ہے
کہ عیسٰی علیہ السلام نے بحیثیت نبی اللہ نازل ہونا ہے
اور یہ قول حدیث لا نبیّ بعدی کے خلاف بھی نہیں
کیونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مراد اس قول سے
یہ ہے کہ آپؐ کے بعد ایسا نبی نہیں ہوگا جو آپؐ کی
شریعت منسوخ کرے ۔

امام عبد الوہاب شعرانیؒ (متوفی ۹۷۶ھ ۱۵۶۸ء) حدیث لَانَبِیَّ بَعْدِیْ کی تشریح
کرتے ہوئے فرماتے ہیں :۔

"وَقَوْلُہٗ صلی اللہ علیہ وسلّم لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا
رَسُوْلَ بَعْدِیْ اَیْ مَا ثَمَّ مَنْ یُّشَرِّعُ بَعْدِیْ شَرِیْعَةً
خَاصَّةً ۔ (الیواقیت والجواہر جلد۲ صہ۳۵)

ترجمہ :۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لَانَبِیَّ بَعْدِیْ
اور لَارَسُوْلَ بَعْدِیْ سے مراد یہ ہے کہ آپؐ کے بعد
شریعت لانے والا نبی نہیں ہوگا ۔

برصغیر پاک و ہند کے مایۂ ناز محدّث شارح مشکوٰۃ شریف اور مشہور
امام اہل سنّت حضرت ملّا علی قاری (متوفی ۱۰۱۴ھ ۱۶۰۶ء) فرماتے ہیں :۔

"وَرَدَ "لَانَبِیَّ بَعْدِیْ" معناہ عند العُلماء لا یحدث

نبیّ یشرع ینسخ شرعہٗ "

(الاشاعت فی اشراط الساعۃ صفحہ ۲۲۶)

ترجمہ:۔ حدیث میں لا نبیّ بعدی کے جو الفاظ آئے ہیں اس کے معنی علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ کوئی نبی ایسی شریعت لے کر پیدا نہیں ہوگا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرتی ہو۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی (متوفیّ ۱۱۷۶ھ) تحریر فرماتے ہیں:۔

فعلمنا بقول علیہ الصلوٰۃ والسّلام لَانَبِیَّ بَعْدِیْ ولا رسُول انّ النبوّۃ قد انقطعت والرسالۃ انما یرید بھا التشریع "

(قرۃ العینین فی تفضل الشیخین صفحہ ۳۱۹)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول لا نبیّ بعدی و لا رسُول سے ہمیں معلوم ہوگیا کہ جو نبوّت و رسالت منقطع ہوگئی ہے وہ آنحضرتؐ کے نزدیک نئی شریعت والی نبوّت ہے "

طریقہ نوشاہیہ قادریہ کے امام و پیشوا حضرت شیخ نوشاہ گنج قدس سرہ کے فرزند عالیجاہ اور خلیفہ آگاہ حضرت حافظ برخوردار (متوفیّ ۱۰۹۳ھ) اس کی شرح فرماتے ہیں:۔

"والمعنی لا نبیّ بنبوّۃ التشریع بعدی الّا ما شاء اللہ

مِن الانبیاء والاولیاء۔"

(نبراس ص۴۴۵ حاشیہ)

ترجمہ:۔ اس حدیث کے معنیٰ یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں جو نئی شریعت لے کر آئے ہاں جو اللہ چاہے انبیاء اور اولیاء میں سے۔

اہلِ حدیث کے مشہور و معروف عالم نواب صدیق حسن خانصاحب فرماتے ہیں:۔

"حدیث لَا وَحیَ بَعْدَ مَوْتِی بے اصل ہے البتہ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ آیا ہے جس کے معنیٰ نزدیک اہلِ علم کے یہ ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی شرع ناسخ نہیں لائے گا۔"

(اقتراب الساعۃ ص۱۶۲)

فیصلہ کُن ارشادِ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلم

آیت خاتم النبیّن ۵ھ میں نازل ہوئی تھی۔ اس کے نزول کے تقریباً ۴ سال بعد ۹ھ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کی نوعمری میں وفات ہوگئی۔ باوجود اس کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آیت خاتم النبیّن کا مفہوم ہر دوسرے انسان سے زیادہ سمجھتے تھے۔ آپ نے اپنے نوعمر بچے کی وفات پر فرمایا:۔

لَوْ عَاشَ اِبْرَاهِیْمُ لَکَانَ صِدِّیْقًا نَبِیًّا۔

کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو یقیناً صدیق نبی ہوتا۔

بعضُ علماءؒ اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت ابراہیم کو اس وجہ سے بچپن میں وفات دے دی کہ کہیں بڑے ہو کر نبی نہ بن جائیں اور اس طرح آیت خاتم النبیّن (نعوذ باللہ) کے مفہوم پر زد نہ آجائے۔ بالبداہت یہ تشریح عقل اور سنتِ الٰہی کے خلاف ہے۔ یہ تو قرآن کریم سے ثابت ہے کہ اگر کسی نیک انسان کے بچے نے بڑے ہو کر بُرے فعل کرنے ہوں تو بعض اوقات اس کے نیک باپ کی خاطر ایسے بچے کو بچپن میں ہی اُٹھا لیتا ہے۔ یہ سلوک خدا تعالےٰ کے خاص احسان کا مظہر ہے۔ لیکن قرآن کریم جو سنّت اللہ پیش کرتا ہے۔ اس سے کہیں یہ ثابت نہیں کہ اللہ تعالےٰ کسی کو

محض اس وجہ سے بچپن میں وفات دے کہ بڑے ہوکر اس کے انعامات کا وارث نہ بن جائے۔ یہ تصوّر عقل کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی شانِ کریمی کے سخت منافی ہے۔

اس ضمن میں حضرت امام علی قاری علیہ الرحمۃ (۱۰۱۴ھ) کا استنباط اس زمانے کے علماء کے لئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ حضرت امام علی قاری علیہ الرحمۃ فقہ حنفیہ کے مشہور ائمہ میں سے ہیں۔ آپ اپنی مشہور کتاب "موضوعاتِ کبیر" کے صفحہ ۵۸-۵۹ پر اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فَلَا ینا قض قولہ خاتم النبیّن اذا المعنی انّہ لا یأتِی نبیّ ینسخ ملتہٗ ولم یکن من امتہٖ"

یعنی آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول کہ (ابراہیم زندہ رہتے تو صدّیق نبی بنتے) آیت خاتم النبیّن کے منافی نہیں کیونکہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ کوئی نبی نہیں آسکتا جو (اوّل) آپ کی ملّت کی تنسیخ کرنے والا ہو۔ یا (دوم) آپ کی اُمّت میں سے نہ ہو۔

علّامہ شہاب الدین احمد حجر الہیثمی خاتمۃ الفقہاء والمحدثین (متوفّی ۹۷۳ھ) نے الفتاوی الحدیثیہ میں خلیفۃ الرسول حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالےٰ عنہ (شہادت ۴۰ھ) کی روایت دی ہے:۔

"حضرت ابراہیم (متوفّی ۹ھ) فرزند رسولؐ انتقال کرگئے

تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی والدہ (ماریہ قبطیہ) کو بلا بھیجا۔ وہ آئیں انہیں غسل دیا اور کفن پہنایا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم انہیں لے کر باہر تشریف لائے۔ اور لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ حضورؐ نے انہیں دفن کیا۔ اور پھر اپنا ہاتھ ان کی قبر میں داخل کیا اور فرمایا:۔

"اما واللہ انہ لنبیّ ابن نبیّ"

کہ خدا کی قسم یقیناً یہ نبی اور نبی کا بیٹا ہے۔

(الفتاوی الحدیثیہ ص۱۲۵)

آیت خاتم النبیّن

اور

نزولِ عیسیٰ نبی اللہ

عُلمائے ربّانی اور بزرگان سلف کے جو ارشادات ہم نے پیش کئے ہیں ان کے مطالعے سے قارئین کرام پر یہ حقیقت خوب واضح ہو چکی ہوگی کہ پہلی صدی سے لے کر آخر تک بڑے بڑے صاحب اکرام اور اہلِ علم و فضل بزرگان کے نزدیک "خاتم النبیّین" کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ ہر قسم کی نبوّت کو مطلقًا بند کرنے والے ہیں اللہ تعالےٰ کی طرف سے جو یہ عظیم الشان لقب آپ کو عطا ہوا ہے اس کے نہایت وسیع اور گہرے عارفانہ معانی ہیں جن کی رُو سے ہر فضیلت کی کنجی آپ کو عطا کی گئی اور ہر بزرگی اور برکت اور نعمت بدرجہ اتم آپ کو عطا ہوئی۔ پس بحیثیت خاتم آپ ایک ایسے اعلیٰ اور ارفع اور بلند ترین مقام تک پہنچے کہ انبیاء علیہم السلام ملائکہ اور جنّ و انس میں کوئی اس مقام میں آپ کا شریک نہیں۔ اس کمال اور اتمام نعمت کا تقاضا تھا کہ آپ کی شریعت ہمیشہ باقی رہے اور تاقیامت ایک شوشہ بھی اس اکمل شریعت کا منسوخ نہ ہو اور اس کمال اور اتمامِ نعمت کا تقاضا تھا کہ تاقیامت فیض کا ہر دوسرا دروازہ بند ہو سوائے آپؐ کے دروازہ کے اور آپ سے فیض حاصل کئے بغیر اور آپؐ کی غلامی اور شاگردی کا دم بھرنے کے سوا کوئی رُوحانی فیض اور نعمت کسی کو عطا نہ ہو۔ پس اس نقطہ معرفت پر نگاہ رکھتے ہوئے بزرگانِ سلف نے یہ شرط عائد کی کہ آئندہ کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپؐ کی شریعت کو

منسوخ کرنے والا ہو۔ اور کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کا تابع فرمان اور آپ سے فیض یافتہ نہ ہو اور کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا جو آپ کی انگشتری کی مہر نہ ہو۔

آیت خاتم النبیین کی اس عارفانہ اور محکم تشریح کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم اس زمانہ کے علماء کے عقائد کو دیکھتے ہیں تو ہمیں ان میں ایک بھیانک تضاد نظر آتا ہے ایک طرف تو وہ بزرگان سلف کے مسلک سے ہٹتے ہوئے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ آیت خاتم کی رُو سے اب کبھی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ نہ شریعت والا نہ غیر شریعت والا، نہ امتی نہ غیر امتی، نہ آزاد نہ غلام، حتیٰ کہ وہ شخص بھی انعام نبوت نہیں پاسکتا جو کامل طور پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو اور اس درجہ آپ کا عاشق تام ہو کہ اپنی ذات کو کلیۃً محو کردے اور اپنے ہر ذرّہ وجود پر حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود کی حاکمیت مسلط کرلے گویا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا عکس اور ظل بن جائے۔ ایک طرف تو بزرگانِ سلف کے مسلک سے ہٹ کر یہ غالیانہ عقیدہ اور دوسری طرف یہ ایمان کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے ایک رسُول تھے اور امتِ موسوی کے ایک فرد تھے اور شریعت موسوی کے تابع نبی تھے آپ کسی وقت امتِ محمدیہ میں بحیثیت نبی اور رسُول نازل ہوں گے۔

جب جماعت احمدیہ کی طرف سے اس تضاد کی طرف توجہ مبذول

کروائی جاتی ہے تو بعض علماء تو یہ کہہ کر ٹالنے کی کوشش کرتے ہیں کہ چونکہ حضرت عیسےٰ نزول کے بعد امّتِ محمّدیہ کے ایک فرد بن جائینگے لہذا بحیثیت امّتی نبی آپ کی نبوّت آیت خاتم النبیّین کے منافی نہیں ہوگی۔ ظاہر ہے یہ جواب اس موقف میں ترمیم کے مترادف ہے کہ کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اور اس جواب سے یہ نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ جیسا کہ بزرگانِ سلف نے فرمایا ہے۔ امّتی نبی کا آنا آیت خاتم النبیّین کے مفہوم کے منافی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض لوگ مندرجہ بالا جواب دینے سے گریز کرتے ہیں۔ بلکہ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو نبی نہیں رہیں گے بلکہ محض امّتی اور امام ہوں گے۔ لیکن یہ جواب عذرِ گناہ بدتر از گناہ کے مترادف ہے کیونکہ یہ کہنا کہ کوئی شخص ایک دفعہ عہدہ نبوّت پر فائز ہونے کے بعد اس سے معزول کر دیا جائے علماءِ اُمّت کے نزدیک ایک صریح کلمۂ کفر ہے۔ لہذا وہ علماء جو عیسےٰ علیہ السلام کے نزول کے قائل ہیں۔ وہ اس بات کے بھی قائل ہیں کہ آپ نبی کے طور پر نازل ہوں گے۔ نہ کہ غیر نبی ہو کر۔ ذیل میں علماء کے اس موقف کے اظہار کے طور پر چند اقتباس پیش کئے جاتے ہیں:۔

حضرت محی الدین ابن عربیؒ (متوفی ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء) فرماتے ہیں:۔

عِیْسٰی علیہ السّلام یَنْزِلُ فِیْنَا حکمًا من غَیْرِ تَشْرِیعٍ وَهُوَ نَبِیٌّ بِلَا شَکٍّ۔ (فتوحات مکیّہ جلد اوّل صفحہ ۵۴۵)

ترجمہ:۔ یعنی عیسےٰ علیہ السّلام ہم میں حَکَمْ کی صورت میں شریعت کے بغیر نازل ہوں گے اور بلا شک نبی ہوں گے۔

نواب صدّیق حسن خانصاحب حجج الکرامہ ص۴۳۱ میں علماء سلف کے اقوال کی بناء پر لکھتے ہیں:۔

مَنْ قَالَ بِسَلْبِ نُبُوَّتِہٖ فقد کفر حقاً کما صرّح به السیوطی۔"

(حجج الکرامہ ص۴۳۱)

ترجمہ:۔ کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت مسیح نبوّت سے علیحدہ ہوکر آئینگے وُہ کھلا کافر ہے جیسا کہ امام سیوطیؒ نے تصریح کی ہے۔

ایک مفتی اور فاضل دیوبند مولوی محمد شفیع صاحب اپنے ایک فتویٰ میں تحریر کرتے ہیں:۔

"جو شخص حضرت عیسےٰ علیہ السّلام کی نبوّت سے انکار کرے وُہ کافر ہے۔ یہی حکم بعد نزول بھی باقی رہے گا۔ ان کے نبی اور رسُول ہونے کا عقیدہ فرض ہوگا۔ اور جب وہ اس امّت میں امام ہوکر تشریف لائیں گے۔ اس بناء پر ان کا اتباع احکام بھی واجب ہوگا۔ الغرض حضرت عیسےٰ علیہ السّلام بعد نزول بھی رسُول اور نبی ہونگے اور ان کی نبوّت کا اعتقاد جو قدیم سے جاری ہے اس وقت بھی جاری رہے گا۔"

(دیکھو رجسٹر فتاویٰ الف ص۱۹)

حرفِ آخر

تمام حق پسند ناظرین پر پیشکردہ اقتباسات کے مطالعہ سے بخوبی واضح ہو چکا ہوگا کہ جماعت احمدیہ آیت خاتم النبیین کی جو تشریح و توضیح کرتی ہے وُہ وہی ہے جو قبل ازیں عارفین ربّانی صلحائے امّت اور بزرگانِ سلف پیش کرتے چلے آئے ہیں۔ اگر یہ موقف کلمۂ کفر ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان لازمًا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج قرار پاتا ہے تو پھر کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ جو بات ایک کیلئے باعثِ کفر ہے وہ دوسرے کیلئے کیوں باعثِ کفر نہیں اور جو بات آج کافر بناتی ہے وہ کل تک کیوں کافر نہیں بناتی تھی۔ کیا ہمیں یہ ماننے پر مجبور کیا جائیگا کہ کفر و اسلام کے پیمانے فرد فرد اور وقت وقت کے لحاظ سے بدلتے رہتے ہیں جو بات زید کے لئے باعثِ کفر ہے وہ بکر کیلئے نہیں اور جو آج باعثِ کفر ہے وہ کل نہیں تھی۔ ہمارے کرمفرماؤں کا اگر یہی موقف ہے تو بخدا یہ تو دینِ اسلام نہیں۔ اور خلقِ محمّدی سے اسے دُور کا بھی واسطہ نہیں۔

پس ہمیں یقین ہے کہ حق پسند ناظرین پر یہ حقیقت خوب واضح ہو چکی ہوگی کہ اگر کوئی بدلا ہے تو وہ ہم نہیں بدلے۔ ختمِ نبوت کے بارہ میں کوئی نیا مسلک اور دین بنایا گیا ہے تو وہ جماعت احمدیہ نے نہیں بنایا بلکہ تاریخ اسلام کی تیرہ صدیاں احمدیت کے موقف میں اس کی تائید اور پشت پناہی کر رہی ہیں۔ علمائے ربّانی کا ایک روشن سلسلہ جو آغازِ اسلام سے لیکر تیرہ سو سال تک پھیلا ہوا ہے احمدیت کے موقف پر مُہرِ تصدیق ثبت کر رہا ہے۔ پھر آج ہم اگر باعثِ قہر

ہوئے تو کیوں ؟

اللہ کا خوف پیش نظر رکھتے ہوئے اس امر پہ غور فرمائیے۔ ہماری دعا ہے، اور ہمیں یقین ہے اگر انصاف اور خوفِ خدا کے ساتھ کوئی ان امور پر غور کریگا۔ تو لازماً اسی نتیجہ تک پہنچیگا جس تک عہد حاضر کے مشہور خدا ترس اور متدین عالم دین مولانا عبد الماجد صاحب دریا آبادی مرحوم پہنچے۔ آپ فرماتے ہیں :-

"جہاں تک میری نظر سے خود بانیٔ سلسلہ احمدیہ جناب مرزا صاحب مرحوم کی تصنیفات گزری ہیں ان میں بجائے ختم نبوت کے انکار کے اس عقیدہ کی خاص اہمیت مجھے ملی ہے بلکہ مجھے ایسا یاد پڑتا ہے کہ احمدیت کے بیعت نامہ میں ایک مستقل دفعہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیّن ہونے کی موجود ہے۔ لہذا مرزا صاحب مرحوم اگر اپنے تئیں نبی کہتے ہیں تو اس معنیٰ میں ہر مسلمان ایک آنے والے مسیح کا منتظر ہے اور ظاہر ہے کہ یہ عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں۔ پس اگر احمدیت وہی ہے جو خود حضرت مرزا صاحب مرحوم بانیٔ سلسلہ کی تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے تو اسے ارتداد سے تعبیر کرنا بڑی ہی زیادتی ہے۔"

(منقول از اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۲۵ء)

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ